علیؑ ولیُ اللہ

از جناب مولانا سید فدا حسین بخاری۔

رسول کریمؐ ۱۰ھ ق میں مناسک حج ادا کرنے کے بعد صحابہ کرام کے ہمراہ واپس مدینہ تشریف لا رہے تھے۔ ۱۸ ذوالحجہ کے دن غدیر خم کے نزدیک پہنچے ہی تھے کہ جبرائیل امین، اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر نازل ہوئے۔ پیغام یہ تھا: "یایھا الرسول بلغ ماانزل الیك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمك من الناس ،ان الله لا یهدی القوم الکفرین" (سورہ مائدہ آیت ۶۷)۔ اے رسول جو کچھ حکم آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجئے، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا۔ بیشک اللہ کافروں کی راہنمائی نہیں کرتا۔

یہ پیغام اتنا اہم تھا اور اس آیت تبلیغ کے تیور کچھ اس طرح سے تھے کہ رسول کریمؐ کو فوری طور پر چلتے ہوئے کاروان کو روکنا پڑا۔ جو آگے بڑھ چکے تھے انہیں واپس بلایا گیا اور جو پیچھے آ رہے تھے وہ ملحق ہو گئے۔ رسول پاکؐ کے موذن نے ظہر کی نماز کے لئے اذان دی۔ ہزاروں صحابہ کرام نے باجماعت نماز ادا کی۔ امامت نماز سے فارغ ہوتے ہی پیغمبر اسلامؐ نے اعلان فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی ہے اسے مجھے تم تک پہنچانا ہے لہٰذا اس اہم پیغام کو سننے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اسی اثنا میں اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنایا گیا تا کہ رسول اعظمؐ اس منبر پر کھڑے ہو کر ہزاروں افراد کے اجتماع سے مخاطب ہو سکیں۔

مورخین کے مطابق ۸۰ ہزار سے لے کر ایک لاکھ دس ہزار حجاج کرام اور صحابہ کرام کا اجتماع تھا رسول پاکؐ کے ہمراہ آپ کی ازواج بھی تھیں۔ اس سے بڑا تبلیغی اجتماع رسول پاکؐ کو پھر اپنی ظاہری حیات میں میسر نہیں آیا۔ منبر تیار ہوا لوگوں نے دیکھا کہ اللہ کا آخری رسولؐ اپنے نورانی چہرہ کے ساتھ اس منبر غدیر پر جلوہ افروز ہوا۔

خداوند عالم کی حمد وثنا کے بعد رسول پاکؐ نے اپنے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا میں خداوند عالم کی دعوت کو لبیک کہنے والا ہوں اور آپ لوگوں سے رخصت ہونے والا ہوں۔ میں بھی مسئول ہوں اور تم لوگ بھی مسئول ہو۔ مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی جواب طلبی ہوگی۔ کیا تم میرے بارے میں کیا گواہی دو گے؟ لوگوں نے بلند آواز سے کہا: "نشهد انك قد بلغت ونصحت وجاهدت فجزاك الله خیرا"۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے رسالت پہنچانے کا کام بہترین طریقے سے انجام دیا خداوند عالم آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تم خداوند عالم کی وحدانیت اور میری رسالت اور قیامت اور اس میں مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کی گواہی نہیں دو گے؟ سب نے کہا بے شک ہم گواہی دیتے ہیں آپ نے فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا۔ اب لوگ ھمہ تن نیا پیغام سننے کے لئے آمادہ تھے۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: "انی تارك فیكم الثقلین"۔ میں تم میں جو دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ تم لوگ ان کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟ ایک شخص نے پوچھا؟ کونسی دو قیمتی چیزیں یا رسول اللہ پیغمبر گرامیؐ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک ثقل اکبر قرآن مجید ہے جو ایک طرف سے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسری طرف سے تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اسے کبھی نہ چھوڑنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور دوسری ثقل میری اہلبیت اور میری عترت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو کہ لطیف وخبیر ہے اس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ دونوں (قرآن اور اہلبیت) ہرگز جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ بہشت کے دروازے پر مجھ تک پہنچ جائیں۔ ان دونوں (ثقلین) سے آگے نہ بڑھنا اور نہ پیچھے ہٹنا، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

خطبہ ابھی جاری تھا کہ ایک مرتبہ لوگوں نے دیکھا کہ پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے بازو کو پکڑا اور غدیر کی فضاؤں میں اور روز روشن میں بلند کیا یہاں تک کہ حضور کی بغلوں کی سفیدی نمایاں ہوئی پھر رسول پاکؐ نے بلند آواز میں فرمایا: "ایھا الناس من اولی الناس بالمومنین من انفسھم"۔ اے لوگو وہ کون ہے جو مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ بااختیار ہے۔ رسول کریمؐ سورہ احزاب کی آیت کی طرف متوجہ فرما رہے تھے جس میں ارشاد ہے: "النبی اولی بالمومنین من انفسھم"، سب حاضرین نے کہا خدا اور رسول بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ "اللہ مولای وانا مولی المومنین۔ اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں "فمن کنت مولاه فهذا علی مولاه" پس جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی مولا ہے۔ اس جملے کو پاک پیغمبرؐ نے تین مرتبہ دھرایا۔

بعض مورخین کہتے ہیں چار مرتبہ دھرایا اس کے بعد اپنا رخ انور آسمان کی طرف کیا اور فرمایا:"

اللھم وال من والا ہ وعاد من عاداہ وأحِب من أحبہ وأبغِض من أبغضہ وانصرمن نصرہ واخذل من خذلہ وأدرالحق معہ حیث دار"۔ اے اللہ اس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اس کو دشمن قرار دے جو علی سے دشمنی کرے، اس کو اپنا محبوب قرار دے جو علی سے محبت رکھے اس کو مورد غضب قرار دے جو اس سے بغض رکھے، جو علی کی نصرت کرے اس کی مدد فرما جو علی کو چھوڑ دے اسے ذلیل کردے۔ اے اللہ حق کو ادھر ادھر پھیر دے جدھر جدھر علی پھرے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: "الا فلیبلغ الشاھدُ الغائبَ"۔ آگاہ ہو جاؤ تمام حاضرین جو یہاں موجود ہیں اس پیغام (ولایت وحاکمیت علیؑ) کو ان لوگوں تک پہنچائیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ پیغمبر اسلام کا یہ تاریخی خطبہ ابھی اختتام کو پہنچا ہی تھا اور ابھی لوگ پوری طرح منتشر بھی نہیں ہوئے تھے کہ جبرائیل امین سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۳ کا یہ ٹکڑا لے کر آگئے۔ "الیوم یئس الذین کفروامن دینکم فلا تخشوھم واخشون، الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا"۔ آج کافر لوگ تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں پس تم ان (کافروں) سے نہیں مجھ سے ڈرو، آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور تمہارے لئے اسلام کے دین کے طور پر ہونے میں راضی ہوں۔ اس آیت کے آنے کے بعد رسول پاکؐ کی زبان اقدس پر یہ کلمات جاری ہوئے: "اللہ اکبر اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورَضیِ الرب برسالتی والولایۃ لعلیٍ من بعدی"۔ اللہ اکبر، اللہ بزرگ ہے اس نے اپنے دین کو کامل قرار دیدیا اور اپنی نعمت کو اتمام کیا میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر راضی اور خوشنود ہوا۔ جہاں رسول کریمؐ، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف "الیوم اکملت لکم دینکم" کی کامیابی کی سند پا کر نہایت مسرور تھے۔ وہاں لوگوں میں بھی ہیجانی کیفیت تھی لوگ تیزی سے حضرت علی علیہ السلام کی طرف بڑھ رہے تھے اور انہیں مومنین کا مولا وحاکم ہونے پر مبارک باد دے رہے تھے۔

ہر طرف بَخٍ بَخٍ کی صدائیں تھیں۔ تاریخ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی مبارک باد کو خصوصی طور پر نوٹ کیا ہے۔ ان کی مبارک باد کی اسٹیٹمنٹ کچھ اس طرح سے تھی: "بخ بخ لك یابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولایَ ومولا کل مومن و مومنۃ"۔ مبارک ہو مبارک اے فرزند ابوطالب! آج سے آپ ہر مومن مرد اور ہر مومنہ عورت کے مولا قرار پائے۔

عبداللہ بن عباس نے کہا: خدا کی قسم یہ عہد و پیمان ہم سب کی گردن پر رہے گا۔ رسول پاکؐ کے شاعر حسان بن ثابت نے رسول پاکؐ سے اجازت لے کر اس تاریخی موقع پر اپنے تاریخی اشعار تاریخ میں ثبت کروادیئے۔ حسان کہتے ہیں:

ینادیھم یو م الغدیر نبیُھم
بخُم واسمع بالرسول منادیا

اُن (امت اسلامیہ) کے نبی نے غدیر کے دن سرزمین خم میں ندا دی اور یہ ندا دہندہ کتنا گرانقدر ہے:

فقال فمن مولا کم و نبیکم
فقالوا ولم یبدوا ھناك التعامیا

فرمایا رسول نے تمہارا مولا اور نبی کون ہے؟ تو وہ جلدی سے بولے بغیر پلک جھپکے:

الھك مو لا نا وا نت نبینا
ولم تلق منا فی الولایۃعاصیا

آپ کا رب ہمارا مولا ہے اور آپ ہمارے نبی ہیں اور ہم آپ کی ولایت سے حکم عدولی نہیں کریں گے۔

فقا ل لہ قم یا علی فاننی
رضیتك من بعدی اماما وھادیا

پھر اس کے بعد رسول اکرمؐ نے علیؑ سے فرمایا اٹھیے یا علیؑ میں نے تجھے اپنے بعد امام اور ھادی بنادیا۔

فمن کنت مولا ہ فھذا ولیُّہ
فکونوالہ اتباع صدق موالیا

پھر فرمایا جس کا میں مولا و رہبر ہوں، اس کا علی رہبر ومولا ہے، پس کرو اطاعت اس کی صدق دل سے۔

ھناك دعا اللھم والِ ولیہ
وکن للذی عادا علیامعادیا

پھر نبی کریمؐ نے دعا کی اور کہا بارالہا دوست رکھ اس کو جو رکھے دوستی علی سے، ذلیل کردے اس کو جو کرے دشمنی علی سے۔

حسان بن ثابت کے یہ اشعار سنی وشیعہ کتب میں موجود ہیں۔ سنی کتب میں سے حافظ ابونعیم اصفہانی، حافظ ابوسعید سجانی، خوارزمی مالکی، گنجی شافعی جلال الدین سیوطی اور سبط ابن جوزی کی کتابوں میں موجود ہیں۔ اس حدیث غدیر کو ۱۱۰ اصحابہ کرام نے اور ۸۴ تابعین نے نقل کیا ہے۔ اور اس کو ۳۶۰ علماء اور محدثین نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے۔

دین اس وقت تک نامکمل تھا جب تک کہ حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان نہ ہوا تھا جب اعلان ہوگیا تو دین مکمل، نعمت پوری اور اسلام دین پسندیدہ قرار پا گیا۔ پس آیئے اپنے دین اور ایمان کی تکمیل کے لئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ ساتھ علی ولی اللہ بھی پڑھیں تاکہ خداوند عالم ہمارے دین وایمان سے راضی ہوجائے۔